112173 - چوپائے سے بدکاری کرنے والے کو تعزیر لگائی جائیگی اور جانور قتل کر دیا جائیگا

سوال

کیا کسی بکری کے ساتھ کوئىشخص جنسی زیادتی کرے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے، اور کیا اس کا دودھ پینا جائز ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس چوپائے کے ساتھ لواطت کی گئی ہو اس جانور کو قتل کر دیا جائیگا، اور اس کا گوشت نہیں کھایا جائیگا، اور اگر وہ جنسی زیادتی کرنے والے شخص کی ملکیت ہو تو اس کی کوئی ضمان نہیں، لیکن اگر کسی دوسرے کی ملکیت ہو تو اسے اس جانور کی ضمان اور قیمت بھی ادا کرنا ہو گی.

اور بدفعلی کرنے شخص کو تعزیر لگائیگی، اور ايك قول یہ بھی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائیگا، کیونکہ اس میں درج ذیل حدیث وارد ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے.

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے تم کسی چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پاؤ تو اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو "

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا:

چوپائے کو قتل کیوں کیا جائیگا؟

تو انہوں نے فرمایا: اس سلسلہ میں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ سے کچھ نہیں سنا، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، یا اس سے نفع اٹھایا جائے، اور اس سے ایسی بدفعلی کی گئی ہو.

سنن ترمذی حدیث نمبر (1455) سنن ابو داود حدیث نمبر (4464) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2564) اس حدیث کو ابو داود اور طحاوی نے ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کے بعد کہا ہے: اور سفیان ثوری نے عاصم سے اور انہوں نے ابو رزین سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

" جو چوپائے كے ساتھ بدفعلى كرے اس پر كوئى حد نہيں "

ہميں يہ محمد بن بشار نے عبد الرحمن بن مہدى سے اور وہ سفيان ثورى سے بيان كيا ہے، اور پہلى حديث سے يہ زيادہ صحيح ہے، اور اہل علم كے ہاں عمل بھى اسى پر ہے، اور امام احمد اور اسحاق كا قول بھى يہى ہے.

اور الموسوعۃ الفقھيۃ ميں درج ہے:

" جمہور فقہاء كا مسلك ہے كہ چوپائے كے ساتھ بدفعلى كرنے والے پر كوئى حد نہيں، ليكن اس پر تعزير لگائى جائيگى، كيونكہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ:

جو چوپائے كے ساتھ بدفعلى كرے اس پر كوئى حد نہيں "

اور اس طرح كا قول توقيف سے ہى كہا جا سكتا ہے، اور اس ليے كہ سليم الطبع اس كا انكار كرتى ہيں، تو حد لگانے كى دليل نہيں لى جا سكتى.

اور شافعيہ كا قول ہے:

اسے زنا كى حد لگائى جائيگى، اور امام احمد سے بھى ايك روايت يہى ہے.

اور شافعيہ كا ايك دوسرا قول يہ ہے:

اسے مطلقا قتل كيا جائيگا، چاہے وہ شادى شدہ ہو يا كنوارہ.

اور جمہور فقہاء (احناف، مالكيہ، شافعيہ) كا مسلك ہے كہ: چوپايا قتل نہيں كيا جائيگا، اور اگر قتل كر ديا جائے تو بغير كسى كراہت كے كھانا جائز ہے، مالكيہ اور شافعيہ كے ہاں اگر وہ كھائے جانے والے جانور ميں سے ہو، اور ابو يوسف اور محمد نے اسے كھانے سے منع كيا ہے، ان كا كہنا ہے:

اسے ذبح كر كے جلا ديا جائيگا.

اور امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ نے اس كى اجازت دى ہے، اور احناف نے اس سے زندہ يا مردہ نفع لينے كى كراہت بيان كى ہے.

اور حنابلہ كا مسلك يہ ہے كہ: چوپايا قتل كيا جائيگا چاہے وہ اس كى اپنى ملكيت ہو يا كسى دوسرے كى، اور چاہے كھايا جانے والا ہو يا نہ كھايا جانے والا.

شافعیہ کے ہاں بھی یہی قول ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مرفوعا مروی ہے:

" جو چوپائے سے بدفعلی کرے اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو "

اور شافعیہ کے ہاں ایك اور قول بھی ہے:

اگر کھایا جانے والا ہو تو اسے ذبح کیا جائیگا، اور اگر کھائے جانے والی جنس میں سے ہو تو انہوں نے اسے کھانے کی حرمت صراحت سے بیان کی ہے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (24 / 33).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر انسان کسی چوپائے سے بدفعلی کرے تو اسے تعزیر لگائی جائیگی، اور جانور قتل کر دیا جائیگا کیونکہ وہ حرام اور مردار ہے.

اور اگر وہ جانور اس کی اپنی ملکیت ہو تو اس کا نقصان ہو گا، اور اگر کسی دوسرے کا ہو تو بدفعلی کرنے والا مالك کو اس کی قیمت ادا کریگا.

اور ایك قول یہ بھی ہے:

جو چوپائے سے بدفعلی کرے اسے قتل کر دیا جائیگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم جسے چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کر دو، اور چوپایا بھی قتل کر دو "

اور اس عموم سے اہل علم نے یہ اخذ کرتے ہوئے کہا ہے:

چوپائے کی فرج کسی بھی حالت میں حلال نہیں تو یہ لواطت کی طرح ہو گا.

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، اس لیے جب اہل علم کے ہاں یہ حدیث ضعیف ٹھری تو وہ دو چیزوں میں سے ہلکی اور خفیف کی طرف مائل ہوئے، اور وہ چوپائے کا قتل ہے، لیکن آدمی کو قتل نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ اس کی حرمت زیادہ عظیم ہے، لیکن آدمی کو اس معصیت کی وجہ سے تعزیر لگائی جائیگی.

اور عام قاعدہ اور اصول ہے کہ:

ہر اس معصیت و نافرمانی میں تعزیر واجب ہے جس میں حد نہ ہو، اور نہ ہی کفارہ ہو " انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (14 / 245).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چوپائے کو قتل کرنے کی علت میں فقہاء کا اختلاف ہے:

اس لیے قتل کیا جائیگا کہ وہ فاعل کے لیے عار کا باعث ہے، اور جب اسے دیکھےگا تو اسے فعل یا آئیگا.

ابن بطہ سے ان کی سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے تم چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کر دو، اور چوپائے کو قتل کر دو.

لوگوں نے عرض کیا: اے للہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چوپائے کا کیا قصور ہے ؟

تو انہوں نے فرمایا:

یہ اور یہ نہ کہا جائے "

اور یہ بھی کہا گیا ہے: تا کہ وہ بدصورت مخلوق نہ جنے.

اور ایك قول یہ بھی ہے: تا کہ کھایا نہ جائے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے بھی علت بیان کرتے ہوئے اسی طرح اشارہ کیا ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 60).

اس سے معلوم ہوا کہ بدفعلی کی گئی بکری کے دودھ سے فائدہ حاصل نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اسے چھوڑا جائیگا، بلکہ اسے قتل کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائیگا.

واللہ اعلم .